عن جابر بن سمرة قال خرج علینا رسول اللّٰہ ﷺ قال مالی اراکم
رافعی ایدیکم کانہا اذ ناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ (مسلم)
حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنے حجرہ سے باہر تشریف لائے (اور ہمیں رفع یدین
کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا) کیا ہے کہ میں تمہیں اس طرح رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جیسے سرکش
گھوڑوں کی دُمیں ہیں نماز میں سکون اختیار کرو۔
ازالۃ الرین
عن مسئلۃ ترک رفع الیدین
مؤلف
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا
محمد یعقوب ہزاروی مدظلہ العالی
استاذ الحدیث جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی
ناشر
ضیاء العلوم پبلی کیشنز
راولپنڈی پاکستان

كل الحقوق محفوظة

نام کتاب: **ازالۃ الرین**
عن مسئلۃ ترک رفع الیدین

تصنیف: **شیخ الحدیث علامہ محمد یعقوب** ہزاروی مدظلہ العالی

کمپوزنگ: ضیاء العلوم کمپوزنگ سنٹر سٹیلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی

کمپیوٹر گرافکس: قاضی محمد یعقوب چشتی

بار طبع: اپریل 2007

قیمت: ...... روپے

ناشر: **سید شہاب الدین شاہ**
ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی پاکستان

رابطہ: 0333- 5166587 - Fax 051-4580404
Email:ziauloom@isb.paknet.com.pk

فہرست

مولوی صاحب چھوڑ گئے ہیں اگر انہوں نے جان بوجھ کر چھوڑا ہے تو انہیں توبہ کرنی چاہیے اگر سہواً چھوڑ دیا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے۔"

میں پوچھتا ہوں کہ کسی محدث کے نوٹ کا ترک گناہ اور ترک سے توبہ لازم ہے یا نہیں اگر ترک گناہ ہے تو امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ترک رفع یدین کی حدیث پر نوٹ ذکر کیا ہے جسے سب غیر مقلد بمع حدیث کے چھوڑ گئے ہیں سب پر توبہ لازم ہے۔

حدیث اور نوٹ ملاحظہ ہو:

" حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبدالله بن مسعود الا اصلى بكم صلوة رسول الله ﷺ فصلى فلم يرفع يديه الا فى اول مرة وفى الباب عن البراء بن عازب "

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز جیسی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر آپ نے نماز پڑھی اور پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین کرنے کے علاوہ کسی اور جگہ رفع یدین نہ فرمایا اس حدیث شریف کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی یہ نوٹ تحریر فرمایا ہے۔

" قال ابو عيسى حديث ابن مسعود حديث حسن و به يقول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبى ﷺ والتابعين وهو قول سفيان واهل الكوفة " (ترمذی جلد اوّل)

امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ حضرت ابن مسعود کی حدیث حسن ہے اور

بے شمار اہل علم صحابہ کرام اور تابعین اسی کے (صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنے کے) قائل ہیں اور یہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا قول ہے امام ترمذی کا یہ نوٹ کسی غیر مقلد نے ذکر نہیں کیا۔ لہٰذا سب پر توبہ لازم ہوئی۔ اگر سہواً چھوڑا تو اللہ تعالیٰ آپ کو اور دیگر غیر مقلدوں کو ہدایت دے۔

ع لو صیاد اپنے جال میں آ گیا۔ اور شق ثانی دوسروں پر بے جا تنقید کیوں

مقام تعجب: غیر مقلد اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتے ہیں اور ان کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم صرف حدیث پر عمل کرتے ہیں حدیث کے علاوہ کسی اور کا قول تسلیم نہیں کرتے ہم نے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنے پر حضرت براء بن عازبؓ کی حدیث ذکر کی جو ان کی خواہشات کے خلاف تھی تو حدیث شریف کو چھوڑ کر امام ابوداؤد کے قول کا سہارا لینے کی لاحاصل کوشش کی ہے۔

ع میں ادھر سے آیا تو وہ ادھر سے نکل گیا

نوٹ: یہ ہے۔ " قال ابو دائود روى هذا الحديث هيثم و خالد و ابن ادريس عن يزيد لم يذكروا ثم لا يعود "

اس عبارت سے صرف اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ بعض رواۃ نے مکمل حدیث ذکر کی ہے اور بعض نے تمام حدیث ذکر نہیں کی تو اس میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ ہر راوی مکمل حدیث بیان کرے کبھی تمام حدیث بھی بعض راوی ذکر کر دیتے ہیں اور بعض کی غرض چونکہ بعض حدیث سے متعلق ہوتی تو وہ حدیث کا اتنا حصہ بیان کرتے ہیں جس سے ان

کی غرض متعلق ہو اس کی کثرت سے مثالیں کتب حدیث میں موجود ہیں۔

نیز معارضہ بالقلب بھی امام ابوداؤد کی عبارت پر موجود ہے کہ ابن عدی نے کامل میں ذکر کیا ہے۔

"رواہ ھیثم و شریک و جماعۃ معھم عن یزید باسنادہ وقالوا فیہ ثم لم یعد"
(کامل ابن عدی بحوالہ عمدۃ القاری)

"پھر امام ابوداؤد اسی حدیث کو ایک دوسری سند سے روایت کیا ہے اور اس کے آخر میں لکھتے ہیں قال ابو داؤد وھذا الحدیث لیس بصحیح"
اب عجیب بات یہ ہے کہ امام ابوداؤد تو یہ روایتیں رد کرنے کے لئے لے کر آئے ہیں اور مولوی صاحب نے انہیں اپنی رائے کی دلیلیں بنالیا۔"

ائمہ محدثین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کسی حدیث کے متعلق یہ فرمانا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ اس کا یہ معنیٰ نہیں ہوتا کہ یہ غلط باطل اور مردود ہے اور قابل استدلال نہیں بلکہ صحیح محدثین کی اصطلاح میں ایک بلند پایہ اور اعلیٰ درجہ کی حدیث ہے جس کے تحقق کے شرائط دشوار اور سخت اور موانع بسیار حدیث میں ان سب کا اجتماع اور سب کا ارتفاع کم ہوتا ہے محدثین کے نزدیک جب ان باتوں میں کہیں بھی کمی ہو تو فرما دیتے ہیں کہ حدیث صحیح نہیں یعنی اس درجہ عالیہ کو نہ پہنچی۔

صحت حدیث کی نفی سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ حدیث موضوع اور باطل و مردود ہو اور قابل استدلال نہ ہو بلکہ حدیث کے صحیح نہ ہونے اور

موضوع ہونے میں زمین و آسمان کا فرق ہے حدیث صحیح اور موضوع دونوں ابتداء اور انتہاء کے کناروں پر واقع ہیں سب سے اعلیٰ صحیح اور سب سے بدتر موضوع اور درمیان میں بہت اقسام حدیث ہیں صحیح لذاتہ کے بعد صحیح لغیرہ ہے، پھر حسن لذاتہ، پھر حسن لغیرہ وغیرھا یہ سب محتج بھا ہیں۔

یہ کہنا کہ کسی حدیث سے صحت کی نفی سے وہ باطل اور مردود ہو جاتی ہے اور قابل استدلال نہیں رہتی ایسی کھلی جہالت اور ضلالت ہے جسے علم حدیث سے ادنیٰ تعلق بھی ہو اس کا ذہن اس واضح جہالت کی جانب نہ جائیگا

تصریحات ائمہ محدثین ملاحظہ ہوں۔

امام ابن حجر عسقلانی القول المسدد فی الذب عن مسند احمد میں فرماتے ہیں۔

"لایلزم من کون الحدیث لم یصح ان یکون موضوعا"
(القول المسدد ص ۳۵ بحوالہ منیر العین)

یعنی حدیث کے صحیح نہ ہونے سے موضوع ہونا لازم نہیں آتا۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔

"وقول من یقول فی حدیث انہ لم یصح ان سلم لم یقدح لان الحجیۃ لاتتوقف علی الصحۃ بل الحسن کاف"
(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۳ ص ۱۸)

"یعنی کسی حدیث کی نسبت کہنے والے کا یہ کہنا کہ وہ صحیح نہیں اگر مان لیا جائے تو کچھ حرج نہیں ڈالتا کہ حجیت صحیح ہونے پر موقوف نہیں بلکہ حسن کافی ہے

سید نور الدین علی سمہودی فرماتے ہیں۔

"قد یکون غیر صحیح وھو صالح للاحتجاج بہ